مولای صل وسلم دائما ابدا　**درسِ حدیث**　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

قرآن یا حدیث کا نچوڑ منکرینِ حدیث کا طریقہ، علم و فضل عورتوں میں ہمیشہ رہا ہے

عورت کی گواہی مرد کے برابر ہونے سے سزاؤں کا تناسب بڑھ جائے گا

عورت کی نصف دیت میں مرد کا نقصان ہے عورت کا نہیں

اپنی طرف سے دین میں کمی بیشی ''بدعت'' کہلاتی ہے

اَذان کے شروع میں دُرود کا اِضافہ شیعوں کی بدعت ہے، حدیث میں بعد میں پڑھنے کی تعلیم ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 65 سائیڈ B 1987 - 02 - 20)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ سے حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے آپ نے اِرشاد فرمایا **لَایَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ** میری اُمت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے احکام کو قائم رکھتی رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام چاہے کسی اُمت میں ہوں اُن پر چلنے والے کی مخالفت ہوتی ہے سنت پر چلنے والے کی مخالفت ہوتی ہے اَور وہ خود بھی مخالف ہوتا ہے دُوسروں کا جو سنت پر نہ چلیں اُن سے وہ اِختلاف کرتا ہے اُن کو تنبیہ کرتا ہے تو جو سنت پر نہیں چلتے لوگ وہ اُس کے خلاف ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی وہ اچھی خاصی طاقت کے ہوتے ہیں جو سنت کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں۔

اپنی طرف سے دین میں اِضافہ اَور اُس کا نقصان :

سنت کی مخالفت کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دین میں کوئی چیز دین کے نام سے بڑھادی جائے کہ یہ بھی دین ہے۔ اِس میں نقصان کیا ہے اِس میں نقصان یہ ہے کہ دین اَصلی شکل پر نہیں رہتا دین کی شکل بدل جاتی ہے اَور شکل بدلنے سے یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز ایک شکل میں محبوب ہے اَور دُوسری شکل میں اللہ کو پسند نہیں تو لوگ ایسے کرتے ہیں کہ دین ہی سمجھ کر اُس میں بڑھا دیتے ہیں کہ اِس میں حرج کیا ہے ثواب ہی تو ہے یہ کہنا کہ حرج کیا ہے یہ غلط ہے حرج تو ہے دین کی اَصلی حالت پر اُس کو رکھنا قائم، یہ ضروری ہے اگر اُس میں اپنی طرف سے ردّوبدل کرتے رہیں تو سمجھ لو دین بدل گیا۔

اَذان میں بدعت اَور اُس کا نقصان :

اِسی واسطے یہ اَذان سے پہلے جو کلمات ہیں دُرُود شریف کے یا اَعوذ باللہ کے یہ دُرست نہیں ہیں کیونکہ اِس سے رفتہ رفتہ جو لوگ اَب پیدا ہوں گے اَب ہوش سنبھال رہے ہیں وہ عادی ہو جائیں گے اِس چیز کے اَور یہ سمجھنے لگیں گے کہ اَذان پوری ہوتی ہی یہ ہے ورنہ اَذان پوری نہیں ہوئی تو اِس (بری) بات کو اُنہوں نے اِس طرح شروع کیا کہ منع کہاں ہے اَور حرج کیا ہے۔ اَور حرج تو میں نے بتادیا حرج تو یہ ہے کہ دین اَصلی شکل میں نہیں رہتا جبکہ دین کو اَصلی شکل میں رکھنا ضروری ہے۔

''حدیث کا نچوڑ'' منکرینِ حدیث کی غلط فہمی :

اگر آپ یہ کہیں کہ دین کی رُوح (اَور اَصل کشید کر کے) نکال لی جائے اَور سمجھ لیا جائے اُس کو (دین کا نچوڑ) تو (اِس طرح) دین کی رُوح نکال کے اَگر سمجھیں گے آپ تو اُس میں خطا کھائیں گے۔

یہ جتنے منکرینِ حدیث ہیں پرویزی ہیں یہ یہی کرتے ہیں کہ اِس حدیث کا عطر نچوڑ لو اِس آیت کا عطر نچوڑ لو کہ فلاں چیز کا مقصد یہ ہے تو اُس میں وہ بھٹکتے بھٹکتے بڑی دُور چلے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ دیکھیں قرآن پاک میں آتا ہے کہ اَگر دو مرد نہ ہوں گواہ تو ایک مرد اَور دو عورتیں ہو جائیں وجہ اُس کی قرآن پاک میں ہے **اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰاهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰاهُمَا الْاُخْرٰی** اگر ایک غلط بات کرے تو دُوسری اُس کو یاد دِلا دے، اِس لیے ہے ایسے۔ اِنہوں نے جناب اُس کا نچوڑ نکالنا شروع کیا اِنہوں نے کہا نچوڑ یہ ہے اِس

کا کہ اُس وقت کیونکہ عورتیں پڑھی لکھی نہیں ہوتی تھیں عقل کامل نہیں ہوتی تھی اِس لیے ایسے فرمایا گیا اَب جب پڑھی لکھی عورتیں ہیں ایک مرد ہے جواَن پڑھ ہے یا ایک ایسا ہے جس نے پرائمری تک پڑھا ہے میٹرک تک پڑھا ہے دُوسری عورت ہے جو پی ایچ ڈی ہے وہ تو اُسے برسوں پڑھا سکتی ہے مدتوں پڑھا سکتی ہے تو اُس جاہل آدمی کی عقل کو اَور اِس عورت کی عقل کو جو پی ایچ ڈی ہے برابر نہ کہنا غلط ہے تو قرآنِ پاک کا مطلب اُنہوں نے یہ نکالا کہ اُس وقت جب تک عورتیں کم پڑھی لکھی ہوتی تھیں اَب عورتیں بہت ہونے لگیں تو پھر مردوں کے برابر عورت کو قرار دینا چاہیے ایک مرد اَور ایک عورت کی گواہی کافی ہونی چاہیے۔

گواہی میں حوصلہ بھی چاہیے :

جبکہ حقیقتِ حال یہ نہیں ہے حقیقتِ حال یہ ہے کہ جو قرآنِ پاک نے بتلا دیا وہ صحیح ہے کیونکہ گواہی میں فقط حواس ہی کی ضرورت نہیں ہوتی، فقط علم کی ضرورت نہیں ہوتی اُس میں ہمت اَور حوصلے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمت اَور حوصلے کا وصف مردوں میں زیادہ رکھا ہے عورتوں میں کم ہے عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے کیونکہ یہ اُن کی برداشت سے باہر ہے تو گویا جس کے لیے اُن کو بنایا نہیں گیا وہ کام اُن سے لے رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا تھا لٰکِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ الْحَجُّ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تمہارے واسطے جہاد کا اَفضل ترین طریقہ حج ہے۔

دِن رات کی تمام نمازوں میں سب کی حاضری :

اَور پہلے حکم تھا آؤ سب مسجد میں نماز پڑھو بعد میں حکم ہو گیا رفتہ رفتہ کہ اَگر عورت گھر میں پڑھے تو زیادہ ثواب ہے اَور گھر میں بھی اگر کوٹھری میں پڑھے اپنی تو اَور زیادہ ثواب ہے فِیْ مِخْدَعِهَا پردے کی جگہ تو اَور زیادہ ثواب ہے۔ پہلے حکم یہ تھا کہ رات کے وقت بھی سب نمازوں میں آئیں رات کے وقت غنڈے کم ہوتے تھے وہ دَور اچھا دَور تھا اَب رات کے وقت دِن ہی کی طرح یا اُس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں دَور بدل گیا ہے حکم بھی بدل جائے گا کوئی عورت جانا چاہتی ہے دن میں جائے رات کو گھر سے نکلے گی تنہا مسجد میں جائے گی وہ خطرے سے خالی نہیں ہے پہلے زمانے میں یہ بات نہیں تھی صحابۂ کرامؓ کے دَور میں یہ تھا کہ رات کو جا سکتی تھیں تاکہ کوئی پہچانے نہ وہاں صرف اِتنی سی بات تھی پہچان اَور نہ پہچان کی لیکن اَگر دِن میں گھر سے نکلی ہے تو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ فلاں گھر کی عورت ہے، قد اُس کا یا جسم کی ساخت اُس کی یہ بتا دے

گی چال بتادے گی کہ یہ فلاں عورت ہے رات کو اِس میں کمی ہوتی ہے بہت اَور وہاں چراغ ہی تو تھے اَور چراغ تو سڑکوں پر ہوتے بھی نہیں کوئی بیٹری وغیرہ بھی نہیں تھی، سڑک پر چراغ جل نہیں سکتے تو کوئی عورت گھر سے اگر نکلی بھی ہے تو پتہ چلانا مشکل ہے اَور سردیوں میں تو مرد بھی کپڑا اَوڑھتے ہیں تو مرد بھی مشتبہ ہو سکتے ہیں اَور بدن بھاری نہ ہو تو پھر عورت کے برابر لگ سکتے ہیں مرد، تو کوئی پتہ نہیں چلتا تھا تو اِس واسطے اُس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا، اَب یہ ہے کہ رات کو بھی دن ہوتا ہے پوری روشنیاں ہیں جو دِن میں حال وہ رات کو تو اَب دن اَور رات ایک ہے۔

ناگواری کے باوجود منع نہیں فرمایا :

تو رسول اللہ ﷺ کے اِس فتوے کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کو منع نہیں کرتے تھے کہ چلی جائیں وہاں کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اِذَا اسْتَأْذَنَ امْرَأَۃُ اَحَدِکُمْ جب تم میں سے کسی کی عورت اِجازت چاہے مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کی تو فَلَا یَمْنَعْ اُسے منع نہ کرو مسجد میں جانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ناگوار تھا یہ کہ میری بیوی باہر جائے، اُن کی بیوی سے کسی نے کہا کہ تم یہ کیا کرتی ہو تم تو جانتی ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پسند نہیں اُنہوں نے کہا پسند نہیں ہے تو منع کیوں نہیں کرتے مجھے تو اُن کو حدیث سُنائی اُنہوں نے کہ منع نہ کرنے کی وجہ تو یہ اِرشاد ہے رسول اللہ ﷺ کا۔

حضرت عائشہؓ کی رائے، عورتوں کا مسجد میں آنا :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر یہ پتہ چل جاتا کہ عورتوں میں کیا خرابی ہے اَب تو پھر عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دیا جاتا جیسے بنی اِسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا۔ پوچھا گیا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا مسجدوں میں جانے سے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہاں اَور رسول اللہ ﷺ اگر حیات ہوتے تو یہ حکم ہو جاتا۔ تو یہ پرویزی کہتے ہیں کہ کیونکہ اُس زمانے میں عورتیں پڑھی لکھی نہیں ہوتی تھیں سمجھ کم ہوتی تھی اِس واسطے ایسے ہے مگر یہ بات غلط ہے، عورتوں کی (دینی) معلومات ہمیشہ بہت رہی ہیں آخری دَور تک رہی ہیں اَور اَب بھی ہیں دین سے واقف اَور عالم عورتیں دُنیا میں موجود رہی ہیں اَور رہیں گی کیونکہ دین جو ہے وہ مردوں میں بھی رہے گا اَور عورتوں میں بھی رہے گا اَور دین بغیر علم کے ہو نہیں سکتا اَور علم عورتوں میں بھی رہے گا شروع سے یہی ہے۔

علم وفضل عورتوں میں ہمیشہ سے رہا ہے، حضرت عائشہ ؓ بحیثیتِ معلّمہ :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پڑھتے تھے لوگ حدیثیں سنتے تھے حضرت اَسود کوفہ سے جاتے تھے سنتے تھے حدیث سوالات کرتے تھے جوابات دیتی تھیں، عبداللہ ابن زُبیر جواُن کے بھتیجے ہیں وہ پوچھتے ہیں اَسود سے حضرت عائشہؓ کے بارے میں کَانَتْ تُسِرُّ اِلَیْکَ کَثِیْرًا آپ سے بہت سی باتیں راز کی وہ کرتی تھیں یعنی جو اَور شاگردوں کو نہ بتائی جاسکیں حدیثیں، کیونکہ حدیثیں بتانے میں بھی درجہ بندی ہے کوئی چیز سمجھ میں جب آئے گی جب اہلیت ہو، اگر کوئی آدمی گنتی ہی نہیں جانتا سوتک صرف دس ہی تک جانتا ہے تو وہ بس ایسے ہی کہے گا کہ کتنی دہایاں ہوگئیں اِس سے حساب لگائے گا اَب اُس کو اَگلی چیز ضرب تفریق جمع تقسیم یہ چیزیں سمجھاؤ تو اُس کی سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آئے گا پہاڑے اُس کے سامنے چاہے سارے سُنا ڈالو اُس کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا گنتی ہی اُسے نہیں آتی۔

تو اِس طرح سے درجہ بندی تعلیم میں ہمیشہ رہی ہے تو یہ بھی نہیں تھا کہ وہ سِرًّا جو بات کرتی ہوں وہ چھپ کر کرتی ہوں مطلب یہ ہے کہ ہر شاگرد کے سامنے ہر شاگرد کو وہ جواب نہیں دیتی تھیں لیکن جو آپ کو جواب دیتی تھیں وہ مفصل دیتی تھیں تو فَمَا حَدَّثَتْکَ فِی الْکَعْبَۃِ کعبۃ اللہ کے بارے میں اُنہوں نے تمہیں کیا سُنایا ہے تو اُنہوں نے پھر وہ حدیث سنائی۔

باپردہ تعلیم دیا کرتی تھیں :

وہ حدیث عبداللہ ابن زبیرؓ نے بھی سنی عبداللہ ابن زبیر تو صحابی ہیں اَسود صحابی نہیں ہیں لیکن عالم بہت بڑے ہیں اَور بہت بڑے متقی تو یہ جتنا بھی کچھ تھا سب پس پردہ تھا اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بالکل نہیں دیکھا تھا حضرت عطاء ابن ابی رباح مکہ میں رہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کے لیے گئیں اُنہوں نے اپنے بچپن میں دیکھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اَور بتاتے تھے میں نے دیکھا تو اُن کی جو قمیص تھی کرتہ جو تھا اُن کا وہ گلابی رنگ کا تھا اِتنا مجھے یاد ہے یعنی رنگین کپڑا پہننا عورتوں کے لیے (اِحرام کی حالت میں) منع نہیں ہے رنگین کپڑا پہن سکتی ہیں اَور سِلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں کیونکہ جب وہ ہے دِرَع یعنی قمیص ہے قمیص کا مطلب ہے سِلا ہوا تو رنگین ہو اَور سِلا ہوا ہو یہ پہن سکتی ہیں تو بچپن میں اُنہوں نے دیکھا۔

اَور کس طرح طواف کرتی تھیں وہ اَور پردہ تھا یا نہیں تھا؟ کہا پردہ تھا اَور پردہ کیسے کرتی تھیں، اُنہوں

نے کہا اپنے خیمہ میں بس رہتی تھیں منہ تو ڈھکنا[۱] منع ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ سب کے سامنے آتی ہوں گی اِحرام میں، وہ کہتے ہیں نہیں کسی نے بھی نہیں دیکھا پردہ اِس طرح رکھتی تھیں کہ منہ ڈھکے بغیر بڑا پردہ جو وہ ہوجائے۔ مسروق ایک تابعی ہیں جلیل القدر عالم ہیں علماءِ کوفہ میں، گویا اَسود نے بھی کوفہ کو وطن بنالیا تھا تو اہل کوفہ میں شمار ہوتے تھے مسروق سے اِتنا تعلق تھا اِنہیں کہ اُنہیں بیٹا بنا رکھا تھا متبنّٰی لکھا ہے اُن کو مگر اُن کے سامنے بھی نہیں آتی تھیں سامنے کسی کے نہیں آتی تھیں۔

پردہ میں اِنتہائی احتیاط :

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جو بالکل بوڑھی ہوچکی تھیں اُن کا بھائی جو تھا اُس کے بارے میں اُس کے نسب کا شبہ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِس کے نسب کے بارے میں فلاں فلاں لوگ یہ کہتے ہیں تو اِس واسطے شرعی حکم تو وہ نہیں ہوگا جو لوگ کہہ رہے ہیں کیونکہ وہ ایک آدمی سے سُنی ہوئی بات ہے اَور وہ مرچکا ہے اَور وہ کافر بھی تھا اَب یہ ہے کہ قرائن سے دیکھا جائے تو قرائن سے یہ ہے کہ واقعی اُس میں اُس آدمی کی شباہت ہے لہٰذا تم اُس سے پردہ کرو مگر قضاء کا اَور شرعی حکم تو یہی رہے گا کہ یہ بھائی ہے تمہارا لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ پردہ کرو۔ اَب وہ کہتے ہیں کہ فَمَا رَاٰتہُ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اُن کو پھر دیکھا ہی نہیں کبھی بھی زندگی بھر اَور اِسی طرح سے آتا ہے فَمَا رَاٰھَا اُنہوں نے بھی کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا حالانکہ اِحرام میں تو وہ بھی آئیں بھائی دیکھ سکتا تھا، حجۃ الوداع کے موقع پر وہ تھیں وہ بھی بھائی کو دیکھ سکتی تھیں مگر اَیسا نہیں ہوا گویا پردہ تھا۔

اَسودؒ، علقمہؒ، مسروقؒ حضرت عائشہؓ کے شاگرد اَور اِمام اعظمؒ کی رائے :

بات علم کی ہو رہی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شاگردوں میں اَسود بھی ہیں جو بہت بڑے ہیں حضرت ابن عمرؓ جو بڑے درجہ کے صحابیوں میں بھی ہیں صحابیوں میں بھی محبوب صحابی ہیں اَور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر جہاد میں حصہ لیتے رہے ہیں غزوۂ خندق کے موقع سے لے کر آگے تک، مقرب ترین لوگوں میں تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے، رسول اللہ ﷺ سے رشتہ داری ہے رشتہ میں سالے بنتے ہیں مگر اِمامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علقمہ جو ہیں لَیْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ وہ ابن عمرؓ سے کم نہیں

---

[۱] یعنی چہرہ سے نقاب کا مس ہونا اِحرام میں منع ہے، چہرہ پر نقاب ڈالنا منع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے۔

اَمَّا الْاَسْوَدُ فَالْاَسْوَدُ اَسود تو پھر کیا کہنے یعنی اَسود حضرت ابن عمرؓ سے بڑے درجہ کے مفتی اَور عالم کیونکہ علم کا شوق اِنہیں اللہ نے اِتنا عطا فرمایا اَور اِنہوں نے اِتنی جگہ سے علم حاصل کیا اَور اُس کو مرتّب کیا اَور یاد کیا اَور صحابہؓ نے تائید کی ہے اِن باتوں کی۔ شعبیؒ ہیں جو اَسود اَور علقمہ سے بہت چھوٹے ہیں درجہ میں یہ شعبیؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ (اَسود) واقعات بیان کر رہے تھے کہ فلاں غزوہ میں یہ ہوا یہ ہوا یہ ہوا حضرت ابن عمر سن رہے تھے رضی اللہ عنہ وعنہم سُن کر کہنے لگے کہ دیکھیں اِن کو واقعات میرے سے بھی زیادہ یاد ہیں اگرچہ لوگوں کے ساتھ جہاد میں تو شامل میں تھا لڑائیوں میں شامل تو میں تھا لیکن یادداشت اِن کی میرے سے زیادہ ہے لَهُوَ اَحْفَظُلَهَا مِنِّیْ وَاِنْ كُنْتُ شَهِدْتُّهَا مَعَ الْقَوْمِ کیونکہ جب اُنہوں نے بیان کیے تو اُنہیں یاد آتے چلے گئے کہ بات ٹھیک ہے یہ، تو اِن کی یادداشت جو ہے وہ میرے سے بھی زیادہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شعبیؒ سے بھی بڑے ابن عمر سے بھی بڑے اَسود ہیں یعنی علمی درجہ میں علمی مقام اُن کا کہہ رہا ہوں صحابی ہونے میں تو وہ بڑے ہیں علم کے اعتبار سے یہ بڑے ہیں اَور یہ رائے حضرت اِمامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اَور اُن کی یہ گفتگو اِمام اَوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے ہو رہی تھی جو شام کے اِمام ہیں اِمام صاحبؒ کے قریب ترین معاصر ہیں اُن سے گفتگو ہو رہی تھی اُس میں اُنہوں نے یہ کہا اَور اِمام اَوزاعیؒ نے اِسے تسلیم کیا یعنی سب جانتے تھے کسی کو اِنکار نہیں تھا کہ یہ بات نہیں ہے تو اِن جیسے لوگ شاگرد ہیں حضرت عائشہؓ کے۔

تو علم دورِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دیکھ لیں صحابہؓ میں دیکھ لیں تابعینؒ میں دیکھ لیں محدثینؒ میں دیکھ لیں آخر تک دیکھ لیں اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوری کتاب جنہوں نے نقل کی ہے وہ بھی بیس سے زیادہ بنتے ہیں ایک اُن میں عورت بھی ہے "کریمہ بنتِ اَحمد" اَور آخری دَور میں یہاں گزرے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اُن کے شاگرد حضرت شاہ عبد العزیز اُن کے شاگرد حضرت شاہ اِسحاق اُن کے شاگرد حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہم۔

تو حضرت شاہ عبد الغنی صاحبؒ کی جو صاحبزادی تھیں وہ محدث تھیں بہت عرصہ حیات رہیں وہ ہجرت کر گئے تھے اَور یہ مدینہ منورہ میں رہی ہیں یہ سن اَڑتالیس (۱۹۴۸ء) تک حیات رہی ہیں قریب قریب یعنی پاکستان بننے کے قریب اَور یہاں سے علماء جاتے تھے اَور اُن سے اِجازتِ حدیث لیتے تھے تو یہاں چشتیاں میں مدرسہ ہے قراءت سکھاتے ہیں سبعہ بھی عشرہ بھی عورتیں قاری ہیں عربی پڑھی ہوئی فاضل ہیں

مضمون نگار ہیں گویا علم جو ہے وہ عورتوں میں بھی اللہ نے قائم رکھا ہے وہ دَور بالکل اِبتدا کا تھا جو میں نے بتایا اَور اَب یہ آخری اِنتہائی دَور ہے تو یہ کہنا کہ عورتیں اُس زمانہ میں جاہل ہوتی تھیں سمجھ نہیں ہوتی تھی وغیرہ وغیرہ تو ایک تو یہ کہ اُنہیں ناسمجھ ثابت کرنا آج کے دَور کی بہ نسبت اَور صحابیات کو کہنا کہ وہ ناسمجھ تھیں یہ بھی ایک توہین ہے کیونکہ اِن کو پیدا اُس وقت کیا گیا ہے جب نبی علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائے تاکہ نبی ﷺ کے علوم کو محفوظ رکھیں اَور رسول اللہ ﷺ نے اپنا خاص معجزہ قرآنِ پاک کو قرار دیا ہے اَور قرآنِ پاک منبع علوم ہے تو یہ کہنا کہ وہ جاہل تھے یہ کتنی غلط بات ہے حالانکہ دین کی تمام چیزوں کی پوری سمجھ تھی اُن کو۔

تو اِن پرویزیوں نے نچوڑ نکالا قرآن کا تو اُس میں سے یہ نکلا کہ عورتیں اُس زمانے میں جاہل تھیں کم سمجھ ہوتی تھیں ناقصات العقل ہوتی ہیں اَب جب پی ایچ ڈی کرلیا اُس نے تو پھر تو مکمل ہوگئیں لہٰذا ایک عورت کو ایک مرد کے برابر گواہی قرار دینی چاہیے تو گویا قانون جو پاکستان کا بنے تو اُس میں ہونا یہ چاہیے کہ اگر پڑھی لکھی عورت ہے گریجویٹ ہے یا ایم اے ہے یا اُس سے اُوپر ہے تو وہ مرد کے برابر ہو یہ قانون بننا چاہیے اَور اِس کا نام پھر وہ رکھیں گے اِسلام۔

قدرتی طور پر عورت مرد کی برابری نہیں کرسکتی :

حالانکہ یہ بات نہیں ہے ایک اعصابی قوت ہوتی ہے اِنسان کی قوتِ اِرادی ہوتی ہے ذہنی صلاحیت و ذہنی قوت ہوتی ہے جو ٹکراؤ کا بھی مقابلہ کرسکے اُس میں قدرت نے عورتوں میں وہ بات ہی نہیں رکھی وہ کسی کسی میں اگر پائی بھی جاتی ہو تو کسی کا کوئی اعتبار نہیں یہ نہیں ہوسکتا کہ شرعی حکم مستثنٰی ہوجائے اُس کے حق میں اَگر مستثنٰی ہوسکتا ہوتا تو اللہ خود ہی کرتے۔ اَور جب گواہی کا موقع آتا ہے تو سخت دِلی کی ایک خاص قوت کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ جو آدمی جانے کا عادی نہیں ہے عدالت میں وہ تو برداشت ہی نہیں کرسکتا ویسے ہی کانپنے لگتا ہے وہ کہنا کچھ چاہتا ہے نکلتا کچھ ہے اَور ایسے واقعات مردوں کے ساتھ بھی ہوئے ہیں اَور عورتیں تو پھر عورتیں ہیں یا ضد میں آجائے گی یا غصہ میں آجائے گی بے برداشت ہوجائے گی جب بے برداشت ہوجاتی ہیں تو وہ کچھ کہتی ہیں کہ جو کہنے کا اُنہیں حق بھی نہیں ہوتا۔

عورتوں کی گواہی پر حدود نافذ نہیں کی جاسکتی، تعزیر ہوسکتی ہے :

اِس واسطے حدود کے باب میں گواہی مردوں کی ہے، حد نہیں نافذ کریں گے عورتوں کے کہنے سے یہ

نہیں ہوگا کہ ہاتھ کاٹ دیے جائیں کسی کے اگر کوئی مرد گواہ نہ ملے صرف یہ عورت کہہ رہی ہو کہ یہ چور ہے اِس نے یہ چرایا ہے یہ چرایا ہے تو اگر وہ چیز مل گئی ہے تو وہ خود اِقرار کرلے گا اور وہ چیز نہیں ملی اُس کے پاس اَور وہ خود اِقرار بھی نہیں کرتا اَور گواہ بھی پورے نہیں ہیں تو اُسے ایسے ہی نہیں چھوڑا جائے گا سزا تو دی جائے گی کچھ نا کچھ اُس کا نام ہے ''تعزیر'' وہ ہوگی ''حد'' جس کا مطلب ہے ہاتھ کاٹنا وہ نہیں ہوگی۔

عقل کے کوروں کو قانونی حکمتیں سمجھ میں نہیں آتیں :

تو اگر کسی مسلمان کا ہاتھ کاٹنے سے بچالیا اِس وجہ سے کہ عورت گواہ ہے تو کیا حرج ہے اُس کا ہاتھ کٹنے سے تو بچ گیا اَلبتہ کم درجے کی کوئی اَور سزا اُس کو کوئی نہ کوئی دی جائے گی لیکن عورت کی گواہی پر ہاتھ نہیں کٹے گا اِس کا، مگر (کوتاہ نظر) عورتوں کو یہ گوارہ نہیں ہے اُن کی نظر اِس پر نہیں جاتی کہ ہاتھ کٹے گا یا نہیں کٹے گا جب ہاتھ کٹے گا تو ہائے ہائے بھی یہی کریں گی ترس بھی یہی کھائیں گی۔ نظر صرف اِس طرف ہے کہ سیکنڈ کلاس میں ہم کیوں ہیں ہمیں تو پہلے ہی درجہ میں ہونا چاہیے تو ہر اعتبار سے تم پہلے درجہ میں ہو جاؤ یہ کیسے ہوگا۔

یورپ میں بھی عورت مرد کے برابر نہیں :

اَور یہ دُنیا میں کسی جگہ بھی نہیں ، یہ عورتیں حرص کرتی ہیں یورپ کی حالانکہ یورپ میں بھی ایسا نہیں ہے ورنہ آدھی فوج مردوں کی ہوتی آدھی عورتوں کی ہوتی آدھی کابینہ اُن کی مردوں کی ہوتی آدھی عورتوں کی ہوتی ہر جگہ پھر آدھی آدھی بلکہ عورتیں زیادہ ہیں زیادہ ہونی چاہئیں حکومت بھی اُن کی ہو سب کچھ اُنہی کا ہو، مساوات وہاں بھی نہیں کیونکہ یہ ممکن العمل نہیں ہے کیونکہ وہ اہلیت ہی نہیں پائی جاتی اِن کی خواہش یہ ہے کہ ہم مردوں کے برابر اِس بات میں ہو جائیں کہ جیسے مرد کو طلاق کا حق ہے ویسے ہی ہمیں بھی ہو اَور جیسے مرد طلاق نہ دے تو پھر طلاق ہی نہیں ہوتی ایسے ہی عورت اگر طلاق نہ لے تو طلاق نہ ہوا کرے یہ دِل چاہتا ہے اُن کا، اَور جیسے مرد کا یہ ہے کہ وہ کہیں بھی پھر سکتا ہے آوارگی میں ویسے ہی ہمیں بھی حق ہے کہ ہم بھی پھریں بس یہ برابری اگر اِنہیں مل جائے تو سب کچھ مل گیا پھر یہ دیت بھی بھول جائیں گی سب چیزوں کو بھول جائیں گی۔

عورت کی نصف دیت میں مرد کا نقصان ہے عورت کا نہیں :

دیت میں یہ ہے کہ شوہر اگر مارا گیا تو بیوی کو پوری دیت ملے گی وہ عورت کو مل رہی ہے پوری

دیت اُور بیوی ماری گئی تو مرد کو جو دیت ملے گی وہ آدھی ملے گی وہ مرد کو مِل رہی ہے آدھی تو ہائے ہائے تو مردوں کو کرنی چاہیے کہ ہمیں کیوں آدھی مِل رہی ہے کرتی یہ ہیں کہ ہماری کیوں قیمت کم ہوگئی دماغ میں اِن کے یہ گھسا ہوا ہے تو یہ بھی ناقص العقل ہونے کی بات ہے یا یہ کہ پاگل پن ہے جنون ہے ایک قسم کا۔ یہ جو منکرینِ حدیث پرویزی ہیں یہ اُن کی مثال ہے کہ عطر نکا لیتے ہیں۔

شیعوں کی بدعت :

اِسی طرح عطر نکال کر اِنہوں نے بدعات اِیجاد کرلیں اُور بدعات اِیجاد کرلیں تو غلطی ہوگئی کیونکہ نقصان یہ ہوا کہ وہ دین کا جزء سمجھا جانے لگا ہے جو لوگ سن پچانوے سے پہلے اَذان سنتے رہے ہیں وہ تو نہیں کہیں گے اِس کے آگے پیچھے دُرود شریف پڑھا جاتا ہے مگر جو اَب سن رہے ہیں وہ کہیں گے کہ ہم نے تو سُنا ہی یہ ہے ہوش ہی اِس میں سنبھالا ہے۔ اُور یہ مسلک سب بریلویوں کا بھی نہیں ہے کیونکہ بریلی میں بریلوی جو ہیں اُن میں کوئی پڑھتا ہے اِسے اُور کوئی نہیں پڑھتا شروع زمانہ سے اَحمد رضا خاں کے زمانہ سے اَب تک بھی اِسی طرح ہے اِنہوں نے اپنی طرف سے یہ شعار بنالیا کہ یہ اہلِ سنت کی علامت ہے حالانکہ اہلسنت کی تو کہاں وہ تو اہلِ بدعت کی علامت ہے شیعہ بڑھاتے ہیں یہ کلمات اُن پر کیس ہوا ہائی کورٹ میں تو اُنہوں نے مانا کہ جو بڑھاتے ہیں ہم وہ غلط ہے صحیح اَذان فقط اُتنی ہی ہے۔ اچھا لاؤڈ سپیکر ہو تو پڑھیں گے نہ ہو تو نہیں پڑھیں گے اُس وقت گویا ساقط ہوجاتا ہے وہ۔

حدیث میں دُرود و دُعاء کا حکم اَذان کے بعد ہے بدعتیوں نے پہلے کردیا :

اُور پہلے صلوۃ والسلام پڑھ لیتے ہیں اُور بعد میں دُرود اُور دُعاء غائب حالانکہ حدیث شریف میں جو آیا ہے وہ یہ آیا ہے کہ جب مؤذن اَذان دے تو جو کلمات مؤذن کہہ رہا ہے وہ تم کہتے رہو اُس کے بعد اَب اِس میں نامِ مبارک آتا ہے رسول اللہ ﷺ کا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ آتا ہے اَب اُس پر دُرود پڑھنا نہیں آیا ہے کہ جب اَذان کا جواب دے رہے ہو تو جواب میں جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہو یہ نہیں بتایا گیا بلکہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ جب اَذان ہو رہی ہو تو جو کلمات وہ کہہ رہا ہے وہ تم کہو تو اَب دُرود شریف تو رہ گیا تو پھر بتایا گیا کہ جب اَذان ختم ہوجائے تو دُرود شریف پڑھو کیونکہ نامِ مبارک آیا ہے سُنا بھی ہے تم نے زبان سے کہا بھی ہے تو بعد میں پڑھو دُرود شریف اُور پھر یہ کلمات کہو

دُعاء کے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ.......... یہ تو مشہور ہے اَور اِس کے علاوہ بھی ہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا (ﷺ) یہ کلمات بھی آئے ہیں تو چاہے کئی دُعائیں مِلا کر پڑھ لیں چاہے اِن میں سے کوئی ایک پڑھ لیں مگر طریقہ یہ ہے کہ بعد میں دُرُود پڑھ کر یہ دُعاء پڑھے تو اَگر لاؤڈ سپیکر پر یہ لوگ ایسے کریں کہ اَذان دے لیں اَذان کے بعد دُرُود شریف پڑھ لیں اَور پھر یہ دُعا بھی پڑھ لیں تو اِس سے چلو ایک تعلیم تو ہو جائے گی تو پھر اِسے بدعت تو نہیں کہا جا سکتا اِن کو بدعت اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اُلٹ کر لیا حدیث کا اَور وہ اپنے دماغ سے کیا ہے بیچ کہ پہلے صلوۃ وسلام پڑھ لو اَور بعد میں غائب حالانکہ بعد میں دُرُود اَور پھر دُعاء یہ حدیث میں آیا ہے تو اپنی عقل سے جو کریں گے ہم وہ غلط ہوگا۔

لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ اِس حدیث کا بیان چل رہا ہے یعنی ایسے ہوگا ضرور کہ میری اُمت میں ایک جماعت دین پر آخر تک قائم رہے گی یعنی کچھ لوگوں میں دین عملی شکل میں موجود رہے گا مگر پوری حکومت کی حکومت عمل کی مثال بن جائے موجودہ دَور میں یہ نہیں ہے اَلبتہ اَفراد مثال ہوں تو ایسی بات ہے چنانچہ اَفراد کی مثال مِل جائے گی اِرشاد فرمایا لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ جو اِن کو چھوڑ کر چلا جائے گا وہ اِنہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ جو اِن کی مخالفت کرے گا وہ بھی اِنہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حَتّٰی یَأْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ حتی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وقت آنا ہے جو معاملہ آنا ہے قیامت آنی ہے یا جو بھی کچھ ہونا ہے وہ ہوگا وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ[1] یہ لوگ اِسی پر قائم رہیں گے۔

تو ایک طائفہ ایسا ہمیشہ رہے گا اَور وہ طائفہ مغلوب ہو کر فناء ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا فناء نہیں ہوگا مغلوب بھی نہیں ہوگا ٹھیک ہی رہے گا کیونکہ لوگ سنتے ہیں سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں سمجھتے ہیں تو مان جاتے ہیں اَصل وجہ جو ہے وہ یہ ہے کہ علم نہیں ہے لوگوں میں۔

بعض ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہماری گروہ بندی میں فرق آرہا ہے وہ مخالفت بھی کرتے ہیں شرارتیں بھی کرتے ہیں سازشیں بھی کرتے ہیں لیکن اِنکو نقصان کوئی نہیں پہنچا سکے گا لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء........

۞ ۞ ۞

---

[1] مشکوۃ شریف ص۵۸۳